103

ولقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة | بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم | سبحن الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

اگر تو تشنہ ئی از فراق یار ازل | بنوش جرعہ وصلش ز جام نور الدین
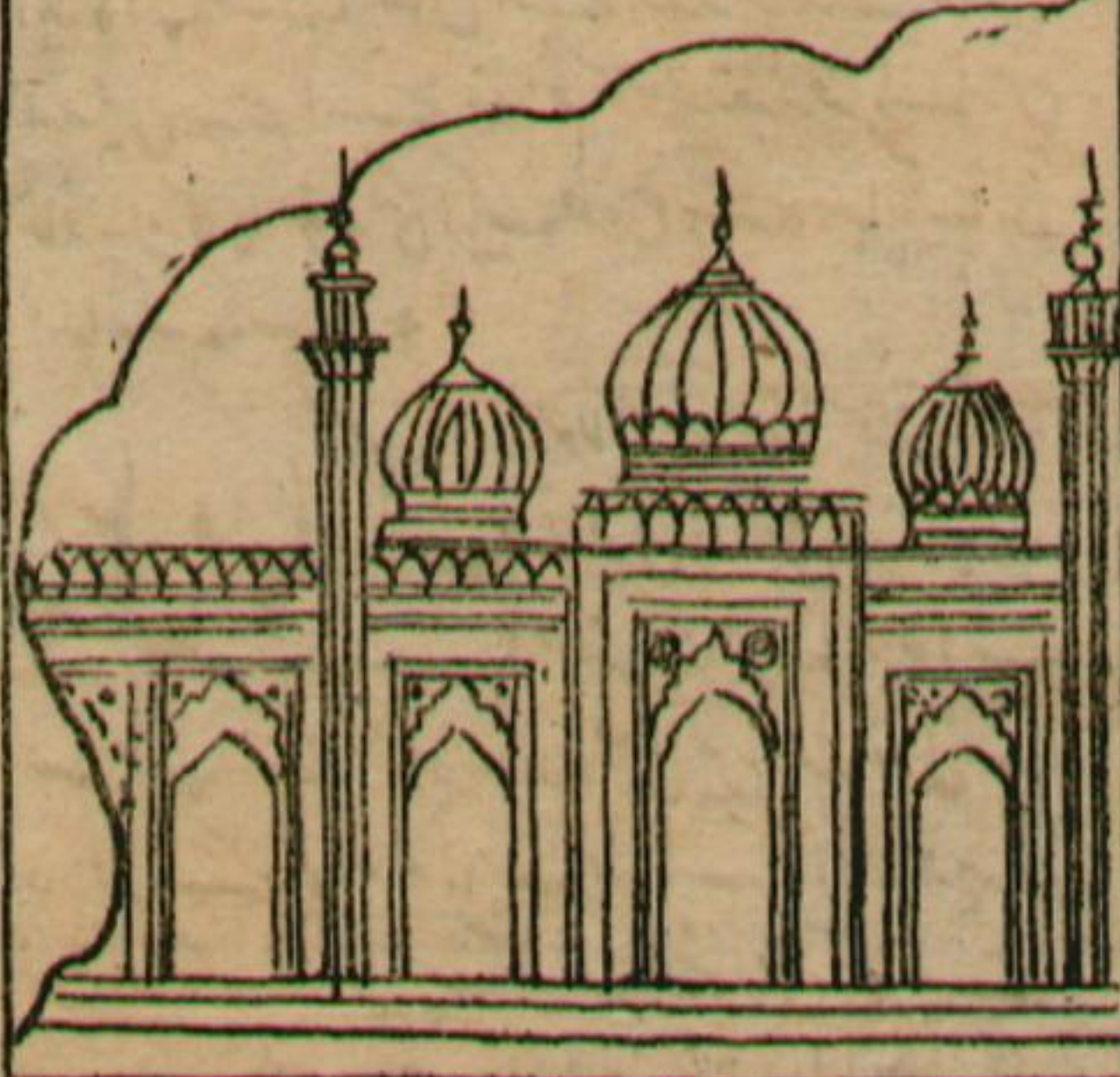
جلد ۱۳ | ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ مئی ۱۹۱۳ء ۱۷ جیٹھ سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات | نمبر ۱۳

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب | کہ ہست محی و موتیٰ کلام نور الدین

ضرورت ہے اور بہت جلد

ایسے محبین کی جو بدر کی اشاعت میں ساعی ہوں نئے خریدار بنائیں اور ان کی قیمت پیشگی بھجوائیں۔ اور اللہ سے اجر پائیں۔

محبین بدر

بدر کے ایک محب برکت علی خانصاحب برہما سے لکھتے ہیں:۔ مجھے آپ کے ساتھ اور بدر کے ساتھ اور سلسلہ حقہ کے ساتھ از حد محبت ہے کہ میں آپ صاحبان کے ذریعہ اس صادق روشنی میں داخل ہوا

فضل

بڑی خوشی سے احباب کرام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارے مکرم معظم صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد ایک اخبار ہفتہ وار نکالنے کی تجویز فرما رہے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہ بدر کے کار آئیگی صاحبزادہ صاحب ماشاء اللہ تقریر و تحریر میں اپنی نظیر آپ ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ اخبار جو اس نقطہ خیال سے نکالا جانے والا ہے کہ قومی اصلاح کے علاوہ دوسرے اخباروں کی ملکی خبروں سے بے پروا کر دے۔ بہت دلچسپی سے پڑھا جائیگا۔

اس کا پراسپکٹس جو صاحب چاہیں قاضی اکمل صاحب دفتر تشحیذ الاذہان قادیان کے پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔

نور افشاں کا قرضہ بیباق

نور افشاں کی تازہ اشاعت میں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت پیش کر کے ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصریٰ والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون بقر ع ۷

سوال کیا گیا ہے کہ جب یہودی صابی اور نصاریٰ جو اللہ پر اور یوم آخرۃ پر ایمان لاتے ہیں ان کو نجات ہے تو پھر مسلمان ہونے کی کیا ضرورت ہے اور کیوں عیسائیوں کو مسلمان کیا جاتا ہے

جواب نہایت مختصر جواب ہے کہ اسی قرآن مجید میں یوم الآخرۃ پر ایمان لانیوالوں کا ایک نشان بتایا گیا ہے وہ اگر ان لوگوں میں پایا جاتا ہے تو بیشک نجات کے مستحق ہیں اور وہ یہ ہے کہ فرماتا ہے سورہ انعام رکوع ۱۲ میں

وھذا کتب انزلنہ مبارک مصدق الذی بین یدیہ ولتنذر ام القریٰ ومن حولھا۔ والذین یؤمنون بالاٰخرۃ یؤمنون بہ وھم علیٰ صلاتھم یحافظون

یہ کتاب ہم نے مبارک اتاری جو پہلی کتابوں کے سچ کو سچ اور اس میں جو باطل مل گیا ہے اسکو باطل بتاتی ہے تاکہ مکہ معظمہ اور تمام مخلوقات عالم کو ڈرائے اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں وہ قرآن شریف پر بھی ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں پر بھی محافظت کرتے ہیں اب اس نجات کے مدعی پہلے قرآن پر ایمان لائیں جسکے لئے ہم ہر عیسائی کو اسلام کیطرف بلاتے ہیں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت مسیح موعود کے اہلبیت

بہمہ وجوہ بعافیت ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ حسب معمول اپنے روزمرہ کے درس و تدریس سے اپنے خدام کو مستفید فرماتے ہیں قادیان کا یہ ہفتہ گئی ایک طرح سے مبارک ہی مبارک ہے +

پہلی مبارک

مولانا سید محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل صاحبزادہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے مشکوئے معلیٰ میں اللہ تعالیٰ نے دو لڑکے توام عنایت فرمائے اور دوہری خوشی کے سامان پیدا کر دیئے اس وجہ سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلبیت اور حضرت میر صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور خصوصاً اور اپنے ناظرین بدر کی خدمت میں بھی مبارک عرض کرتے ہوئے خلوص دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہر دو بچوں کی عمر دراز فرما کر خادم دین متقی و صالح بناوے +

دوسری مبارک

جناب مرزا عزیز احمد صاحب احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے امسال امتحان ایم اے میں کامیاب ہونے کے علاوہ پنجاب بھر میں اوّل رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ جس طرح آپ کو قادر مطلق نے دنیاوی ترقی کی اعلیٰ منزل پر چڑھا دیا ہے۔ اسی طرح دینی امور میں بھی آپ اعلیٰ مرتبہ حاصل کریں +

۴ و ۵ - جون ۱۹۱۳ء کو موضع اٹھوال متصل بٹالہ تھانہ کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور میں وہاں کے احمدی احباب کی سعی و کوشش سے ایک عام جلسہ ہوگا جس میں احمدیہ مشن کے مشہور واعظین اپنے دلچسپ و پر دلائل اور قرآنی نکات سے پر تقریروں سے وہاں کے علاقہ میں اتمام حجت کریں گے +

اسی طرح ۱۷ - ۱۸ جون کو موضع محلانوالہ ضلع امرتسر میں ایک مشہور عام جلسہ ہوگا۔ احباب احمدی جماعت ہر دو اجلاس میں تشریف لیجا کر جلسہ کی رونق بڑھائیں

حضرت مخدومی مفتی صاحب کے امرتسر میں دو لیکچر

ایک چوک فرید میں اور دوسرا کٹڑہ اہلووالیہ میں ہوا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ باشندگان امرتسر کو پورے طور سے پہنچا کر حجت پوری کیگئی سامعین نے پوری توجہ سے لیکچروں کو سنا اور فائدہ اٹھایا خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار بلکہ بے شمار شکر و احسان ہے کہ باوجود بعض ملانوں کی مخالفت کے کہ کوئی ان لیکچروں میں شامل نہ ہو ہر دو جگہ لوگ جوق در جوق آئے اور ملانوں کو سخت شکست و ندامت ہوئی (اشرف)

حضرت مفتی صاحب کے احباب کو معلوم ہو کر آپ بخیریت واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

احباب کو اطلاع

بابو محمد حسن واعظ قرآنی غلہ برائے لنگر وغیرہ کے کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کیطرف روانہ ہوئے ہیں۔ جہاں یہ پہنچیں احباب ان کے کام میں مدد دیں تاکہ ان کو تکلیف محسوس نہ ہو +

دعا مدد

برادرم سید عظیم الدین صاحب عثمان آباد سے درخواست دعا کرتے ہوئے احباب سے التجا کرتے ہیں کہ "میں گوناگوں مرضوں میں مبتلا ہوں سب سے صحت کی دعا کی التجا ہے۔ اور میری بی بی رحم کی بیماری میں علیل ہے اُس کی صحت کے لئے اور اولاد صالح کے لئے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے +

برادر رضی کے واسطے جو گلگت میں بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انھیں شفا دیوے +

درس قرآن شریف کے مکمل نوٹ

درس قرآن شریف کے نوٹ جو اخبار بدر کے ساتھ چھپا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئے ہیں ایک پورا درس الحمد سے لیکر والناس تک ہے اور سلسلہ احمدیہ میں یہ سب سے پہلی تفسیر قرآن ہے جو مکمل اگرچہ مختصر شائع ہوئی ہے در اصل اسے اخبار کے خریداروں کے واسطے ہی چھاپا گیا تھا مگر کچھ پرچے ساتھ ساتھ زائد بھی چھاپے جاتے تھے جن کو اب کتاب کی صورت میں جمع کیا گیا ہے۔ اور اس کی قیمت مبلغ پانچ روپے رکھی گئی ہے جن صاحبان کو مطلوب ہوں وہ جلد منگوالیں کیونکہ نسخوں کی تعداد بہت نہیں ہے جو اصحاب اس تفسیر کو خرید کریں ان کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ صفحات ۲۷۳ سے ۲۷۶ تک کاتب نے دوبارہ غلطی سے لگا دئے تھے اس واسطے صفحات ۲۸۶ تک سب غلط ہیں۔ ان کو درست کر لیا جاوے۔ صفحہ ۳۵۱ کے حاشیہ پر اس کے متعلق نوٹ بھی دیا گیا ہے۔ مثلاً جو صفحہ ۲۸۲ لکھا ہے اسے کاٹ کر کے صفحہ ۲۸۷ بنانا چاہئے +

بعض دوستوں کے خطوط آتے ہیں کہ ہمارے درس میں * * * * ۳۸۷ سے ۳۹۰ تک صفحات شامل نہیں جب وہ اپنے صفحات کو کاٹ کر درست کرینگے تو یہ صفحات درمیان میں بن جاوینگے۔

نماز مترجم

نہایت عمدہ - خوشنما کاغذ - خوش خط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیو لائل پریس نے چھپوائی ہے - قیمت ۱/ فی نسخہ ہے +

الحزب المقبول من احادیث رسول

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں جو آپ مختلف اوقات پر پڑھا کرتے تھے مختلف ابواب میں جمع کیگئی ہیں مثلاً صبح اٹھنے کی دعائیں رات سونیکے وقت کی دعائیں وغیرہ عربی خوشخط اعراب لگے ہوئے ساتھ ساتھ تحت لفظ ترجمہ بہت لطیف اور مقبول کتاب ہے میں نے خود لاہور جا کر اس کتاب سے بڑے برکات حاصل کئے ہیں یہ کتاب محمد بن الفیض الانصاری کی تصنیف ہے اور بہترین خط موزوں تقطیع پر چھپی ہے بقیمت ۸/ ملنے کا پتہ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

کلام امیر

خیرات کے متعلق ہدایتیں

تمام کتب الٰہیہ سے زیادہ قرآن مجید میں خیرات کے متعلق ہدایتیں ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کیوں دے؟ اس لئے کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو بہت عمدہ بدلہ دیتا ہے۔ اس کے مال کو بڑھا دیتا ہے واللہ یضٰعف لمن یشاء (۲) یربی الصدقات کیا دے؟ عفو یعنی جو حاجت اصلیہ سے زیادہ ہو۔ حلال اور طیب مال دے۔ ردّی چیز نہ دے ابتغا لوجہ للہ دے چنانچہ فرماتا ہے (۱) انفقوا من طیبٰت ما کسبتم (ب) ولا تیمموا الخبیث منہ (ج) ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو (د) وما تنفقون الا ابتغاء وجہ اللہ کس طرح دے؟ پس جس کو دے احسان نہ جتائے۔ اسے دکھ نہ دے۔ ظاہر دے تو بھی اچھا اور اگر پوشیدہ دے تو یہ اُس کے حق میں بہتر ارشاد ہوتا ہے (۱) لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی (۲) ان تبدوا الصدقٰت فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم۔ نعما اور خیر لکم کے فرق کو غور سے دیکھنا چاہیئے۔ کس کس کو دے؟ فقرا اور مساکین کو۔ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں روکے گئے ہوں۔ یعنی طلباء علماء جو محض دین کے کاموں میں مصروف ہوں اور اس وجہ سے کوئی کسب نہ کر سکتے ہوں للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض پھر خیرات کے متعلق ایک عام ہدایت ہے کہ قول معروف ومغفرۃ مسئول کے لئے قول معروف کی صورت یہ ہے کہ پاس کچھ نہیں دے سکتا تو کوئی بات ہی کہدے اور اگر پاس ہے مگر ایسی چیز ہے کہ اُس وقت جو دینا چاہتا ہے دے نہیں سکتا تو کوئی بات ہی کہدے۔ اور اگر پاس ایسی چیز ہے کہ اُس وقت جو دینا چاہتا ہے دے نہیں سکتا۔ مثلاً پونڈ یا نوٹ جیب میں ہے اور دینا ہے ایک پیسہ تو اُس صورت میں بھی نیک بات کہدے۔ اور سائل کے قول معروف کی یہ صورت ہے کہ اگر باوجود موجود ہونے کے عادتاً مانگتا ہے تو اپنے آپ کو سمجھائے کہ کیوں سوال کرتا پھرتا ہے۔ اور اگر واقعی احتیاج ہے تو بھی اپنے آپ کو قول معروف کرے کہ کیوں عجز یا کسل سے کام لیتا ہے کیوں نہیں محنت مزدوری کر لیتا۔ اسی طرح مسئول کے لئے استغفار کی صورت یہ ہے کہ پاس تو ہے مگر دینے کو دل نہیں چاہتا اُس وقت استغفار کرے کہ جود و سخا کی توفیق اور شرح صدر عطا ہو۔ اور اگر پاس ہی کچھ نہیں یا جو کچھ پاس ہے وہ دینے کی استطاعت نہیں تو استغفار کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کشائش دے تا کہ اُس کی راہ میں دے سکوں اور سائل کے لئے بھی دو صورتوں میں استغفار ہے اگر باوجود مال کے مالک ہونے کے مانگتا ہے تو استغفار کرے۔ کیوں خواہ مخواہ مانگتا پھرتا ہے۔ اور اگر واقع میں محتاج ہے تو استغفار کرے تا اس سوال کی ذلت سے محفوظ رہے۔ اور پھر ان صورتوں میں مسئول سائل کے لئے اور سائل مسئول کے لئے استغفار کرے۔

توکل کے کیا معنی

آجکل اہل اللہ اور خدا کا ولی اسے سمجھا جاتا ہے جو اول درجہ کا سست ہو کاہل ہو نہ اسباب کو مہیا کرے نہ مہیا شدہ سے کام لے۔ حلال طیب رزق محنت سے کما کر کھانیکا عادی نہ ہو بلکہ اس بات کا اُمیدوار کہ کوئی آئے اور لقمہ منہ میں ڈال جائے بظاہر ترک کر دینا اور دراصل طلب دنیا کے لئے ہمہ تن آرزو بن کے بیٹھا رہے۔

حضرت یعقوب نے اپنے قول وفعل سے توکل کے معنے خوب حل کئے پہلے تو بنیامین کے لئے اس کے بھائیوں سے موکدہ بقسم عہد لئے پھر ایک تجویز بتائی اس کے بعد علیہ توکلت فرمایا۔ چنانچہ آیات شریفہ یوں ہیں:- قال لن ارسلہ معکم حتی تؤتون موثقا من اللہ لتاتننی بہ الا ان یحاط بکم فلما اٰتوہ موثقھم قال اللہ علی ما نقول وکیل وقال یٰبنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ وما اغنی عنکم من اللہ من شیء ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون

(ترجمہ) میں تمھارے ساتھ اسے نہیں بھیجونگا جب تک مجھے اللہ کیطرف سے عہد نہ دو۔ کہ اسے ضرور میرے پاس واپس لاؤ گے۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی مشکل بنجائے۔ جب انھوں نے اپنا عہد دیا تو یعقوب نے کہا اللہ اسپر جو ہم وعدہ کرتے ہیں نگہبان ہے۔ پھر کہا بیٹو ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا اور گو میں تم کو اللہ کیطرف سے کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ حکومت سب اللہ ہی کی ہے۔ اسی پر میں نے توکل کیا اور اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان کی خبر دیجاتی ہے اور یہ بھی کہ خدا تمھیں ضرور بچائیگا مگر ساتھ ہی ارشاد ہوتا ہے کہ ایک کشتی بنا کر اس میں سوار ہو جاؤ۔ واوحی الی نوح انہ لن یؤمن من قومک الا من قد اٰمن فلا تبتئس بما کانوا یفعلون واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون

اور نوح کیطرف وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم سے ایمان نہیں لائیگا مگر یہی جو لا چکے۔ پس رنجیدہ خاطر نہ ہو کفار کی کرتوتوں سے اور ہماری نگرانی میں ہمارے حکم کی مطابق کشتی بنا اور ظالموں کی نسبت کوئی سفارش نہ کر وہ ضرور ڈوبنے والے ہیں اسی طرح

حضرت لوط سے وعدہ کیا اور بشارت دی لا تخف ولا تحزن انا منجوک واھلک (نہ ڈر نہ غم کھا ہم تجھے نجات دینے والے ہیں اور تیرے اہل کو) مگر ساتھ ہی ارشاد ہوتا ہے کہ فاسر باھلک بقطع من اللیل (کہ اپنے اہل کو تھوڑی رات سے چھپکے نکل جاؤ)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ ہے کہ واللہ یعصمک من الناس (اللہ تجھے لوگوں سے محفوظ رکھیگا۔) مگر باوجود اس کے آپ جنگ میں دو زرہیں بھی پہنکر نکلتے۔

میرا مقصود ان واقعات کے بیان سے یہ ہے کہ شریعت اسباب کی رعایت سے مستغنی نہیں کرتی۔ چونکہ اللہ تعالی کی ذات نہایت درجہ غنا میں ہے اور آدمی کمزور اس لئے ظاہری اسباب کو ترک کر دینے کا کہیں حکم نہیں (الا ان یشاء اللہ)

(حضرت موسی کی ماں کو وحی بھیجی کہ اسے دودھ پلا اور جب تو اسپر ڈرے تو اسے سمندر میں ڈالدے۔ اور کچھ خوف نہ کرنا نہ غم کھانا ہم اسے تیری طرف لوٹا کر لائینگے اور اسے پیغمبروں میں سے بنائینگے) واوحینا الی ام موسی ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین۔

باوجود اس موکد وعدہ کے اور اس تسلی کے کہ نہ خوف کھا اور نہ غم کر اور یہ کہ ہم اسے ضرور تیری طرف لوٹانے والے ہیں بلکہ اسے مرسل بنانیوالے ہیں آپ نے اسی یونہی دریا میں نہیں ڈالدیا۔ بلکہ رعایت اسباب کو نہیں چھوڑا اور حکم الہی کے مطابق صندوق میں ڈال کر بہایا پھر اس کی بہن کو خبرگیری کے لئے ساتھ ساتھ روانہ کیا۔ وقالت لاختہ قصیہ فبصرت بہ عن جنب وھم لا یشعرون (اور ماں نے کہا موسی کی بہن کو اسکے پیچھے پیچھے چلی جا اور وہ موسیٰ کو کنارے سے دیکھتی گئی سجالیکہ ان کو معلوم نہ تھا) غرض توکل کے یہ معنی ہیں کہ پہلے اس کے مدعا کے جسقدر اسباب ممکن الحصول ہوں ان سے کام لیکر پھر نتیجہ کو خدا پر چھوڑ دے۔

دعا کا طریق

دعا کرنے کا بھی ایک علم ہے اور یہ اللہ کے فضل ہی سے ملتا ہے

ہمارے خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں کہ میں نے ایک میں جب دعا کرنی چاہی تو مجھے خیال گذرا کہ ممکن ہے ایک مطلب کے واسطے جسکا اسوقت میرے قلب میں بڑا جوش ہے دعا کروں اور وہ قبول ہو جائے۔ مگر دوسرے وقت میں آخر انسان کمزور ہے کوئی اور مشکل پیش آ جائے یا اس دعا کی ضرورت نہ رہے تو پھر یہ دعا کافی نہو گی اس لئے کوئی جامع دعا کرنی چاہئے۔ آپ نے اس کے لئے بھی خدا ہی سے استعانت کی تو آپ نے یوں دعا کی کہ الہی میں کمزور اور تیری جناب کا فقیر مجھے اپنی حاجتوں اور پیش آنے والی ضرورتوں کا علم نہیں پس تو میری یہ دعا قبول کرے کہ ضرورت کے وقت جو دعا مانگوں وہ قبول کر لینا۔ چنانچہ اب خدا کا فضل شامل حال ہے جب کبھی ایسے اڑے وقت میں دعا کی خدا نے قبول فرمائی اور یہ اس جامع دعا کی قبولیت کا نشان ہے۔ غرض دعائیں بھی وہی پسندیدہ ہیں جو خود خدا تعالی سکھائے اور اس کے انبیا اس سے مانگیں۔

دعا میں مسئول کی تعریف ہوتی ہے اور سائل کا حال اور پھر عرض مدعا۔ چنانچہ حضرت نوح دعا فرماتے ہیں۔

رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم۔ والا تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین

اللہ تعالی کو غفور الرحیم کہکر اپنے مسئول کی تعریف کی ہے۔ اور اکن من الخاسرین عرض کر کے اپنی کمزوری کا اقرار کیا ہے اور پھر دعوے نہیں کیا کہ میں ایسے سوالات نہیں کرونگا بلکہ اس کے لئے بھی جناب الہی سے استعانت کی ہے کہ انبیاء کا غائت درجہ ادب ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین میں اپنی کمزوری اور نقصان زدہ ہونے کا اقرار کیا اور خدا کی کمزوریوں سے محفوظ رکھنے والی اور نیک اعمال پر نیک نتائج مرتب کرنے والی صفت سے استمداد کی ہے حضرت موسی نے ایک دعا کی ہے جس میں اپنی کمزوری اور حاجت کا اظہار کر دیا ہے اور صفت ربوبیت سے استعانت کی ہے

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر۔ اور تقرر مقصود نہیں کیا۔

یہ دعا بہت جامع ہے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

مگر حضرت یونس کی دعا بھی اپنے اندر بہت سے اسرار رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین پہلے لا الہ الا انت سے مسئول کی تعریف کی ہے اور اسے مبدء تمام فیوضات کا اور اپنی ذات میں کامل اور صمد قبول کیا اور الا انت سے اسپر بہت زور دیا۔ ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو (اگر تجھے اللہ کسی تکلیف میں ڈالے تو اسکا دور کرنے والا بھی اس کے سوا کوئی نہیں۔) کے ماتحت دکھ درد دور کرنیوالا اللہ ہی کو مانا اور اسے تمام نقصوں سے منزہ اور تمام عیبوں سے مبرا جانا۔ دوسری طرف ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم (جو تمہیں مصیبت پہنچے وہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں سے ہے) کے موافق اس مصیبت کو اپنی کسی کمزوری کا نتیجہ قرار دیا۔ پھر سبحانک سے تمسک کر کے اپنی مصیبت میں پڑنے اور اپنی کمزوری کا اقرار کیا کہ انی کنت من الظلمین گویا استغفار کیا لا الہ الا انت توحید ہے

اور توحید فاتح ابواب خیر ہے - اور استغفار مغلق ابواب الشر ہے - اور اس دعا میں سب کچھ ہے اور اسپر صادق آتا ہے ویدعوننا رغباً ورھباً وکانوا لنا خاشعین (تشحیذ الاذہان)

مراسلات

سب کا ایک خدا

اگر مسلمان ہندو عیسائی یہودی سکھ اور آریہ ان سب میں سے ایک ایک عالم کیا جاوے اور ان سے سوال کیا جاوے کہ خدا یا اللہ کیول ایشور یا گوڈ - کیا یہ سب نام ایک ہی ذات پاک کے ہیں۔ اگرچہ عیسائی اپنی نادانی سے حضرت عیسیٰ کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں - لیکن یہ ایک علیحدہ باعث ہے اور یہاں یہ ثابت کرنا ہے کہ کل مذہب کہاں تک آپس میں ایک دل ہو کر ایک بات کو مانتے ہیں تو اب یہ بات ثابت ہے کہ دنیا کے کل مذہب ایک خدا کو مانتے ہیں جس کے مختلف نام مختلف زبانوں کے لحاظ سے ہیں - اچھا یہانتک تو سب ایک ہوئے اب تفرقہ ہے تو کس بات کا وہ صرف اپنی اپنی بے سمجھی کا یا ضد کا - حالانکہ مسلمان جو تعریفیں اللہ کی کرتے ہیں وہ تو اسی کیول ایشور یا گوڈ کی تعریفیں ہیں جس کو ہندو آریہ بلکہ عیسائی یہودی مانتے ہیں - پھر یہ غیر مسلم بجائے راضی ہونے کے ناراض کیوں ہوتے ہیں اور کیوں ان تعریفوں کو قبول نہیں کرتے اور کیوں اس قدر فرق جتلاتے ہیں کہ دو علیحدہ علیحدہ صورتیں بنگئے ہیں۔

مثلاً اگر ایک باپ کے تیں چار بیٹے ہیں اور ہر ایک بیٹے نے اپنی اپنی کوشش کے مطابق اپنے باپ کی تعریف کی ہے لیکن ایک نے بہت بڑھ چڑھ کر تعریف کی ہے اور جب دوسرے بیٹوں نے دیکھا کہ یہ جو تعریفیں کرتا ہے بہت عالی ہیں ہم لوگوں کی کوششیں یہانتک نہیں پہنچیں تو عقل کی بات یہ ہے کہ وہ کہیں کہ یہ ہمارا بھی باپ ہے اور بیشک ایسی ہی تعریفوں کے لائق ہے نہ کہ آپ کی کوششوں کی کمزوری کو دیکھ کر اصلی باپ کو ہی جواب دیدیں اور ایک مصنوعی باپ بنا کر اپنی تعریفیں اس پر چسپاں کر کے کہیں کہ یہ ہمارا باپ ہے اور وہ تمہارا باپ ہے - یہ ہرگز درست نہیں بلکہ ان کو خوش ہونا چاہیئے کہ ہمارے باپ کی اصلی تعریفیں جس کے وہ لائق تھا اس ہمارے بھائی نے کی ہیں اور ہمارا بھی یہی باپ ہے اور حرامزادہ کہلانے سے اپنے آپ کو بچائیں - نہ آپ حرامزادہ بننے کی کوشش کریں

ایسا ہی جب سب اس بات کو مانتے ہیں کہ صرف زبانوں کے لحاظ سے مختلف نام ہیں ورنہ وہ ذات پاک ایک ہی ہے جس کی طرف سے ہم سب ہیں یعنی وہ ہمارا اللہ گوڈ یا ایشور ہم سب کا ایک ہی باپ ہے اور ہم سب اس کی طرف سے اس کے غلام ہیں اور ہم سب کا وہی پیدا کنندہ ہے اور اصلی باپ کہلانے کا اسی کا حق ہے اور وہی اصلی باپ ہے تو پھر ہر ایک فرقہ کیا مسلمان کیا ہندو عیسائی یہودی آریہ اور سکھ صاحبان سب جو جو تعریفیں خدا - اللہ گوڈ یا کیول ایشور کی کریں ہم سب کو قبول کرنی چاہئیں - اور سچے دل سے خوش ہو کر کہنا چاہیئے کہ یہ ہمارا بھی اصلی باپ یعنی مالک - ایشور گوڈ یا اللہ ہے نہ کہ مخالفت کر کے اصلی باپ کو ہی جواب دینا چاہیئے اور ایک مصنوعی باپ گوڈ - ایشور یا اللہ کو مقرر کر کے حرامزادہ کہلانا چاہیئے یہانتک تو کوئی انکار کی گنجائش نہیں اور سب اسپر متفق ہونگے اب رہا یہ فرق کہ مسلمان ایشور - گوڈ یا اللہ کی کیا تعریف کرتے ہیں اور ہندو آریہ سکھ اور عیسائی یہودی کیا تعریف کرتے ہیں تو بیان کو مختصر کرنے کے واسطے مسلمان ہی کو باقی کو پھر کبھی کیونکہ مسلمان ہی سب کا نشانہ بن رہے ہیں -

اچھا اگر مسلمان یہ کہتے ہیں کہ ایشور کی تعریف غلط مت کرو اور اس کی ذات اور صفات میں کسی کو بھی شریک مت کرو تو وہی دوسرا مصنوعی باپ بنانے سے منع کرتے ہیں اور اگر کہتے ہیں کہ اس جیسے دوسرے کی پوجا مت کرو تو وہی غیر باپ کے آگے سر جھکانے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں جو باپ کیول ایشور نہیں اسے باپ یا کیول ایشور مت بناؤ اور اپنا نام حرامزادہ مت رکھواؤ اس میں آپ صاحبان کیوں ناراض ہوتے ہیں اور کیونکہ وہ اپنے اصلی باپ یعنی کیول ایشور کی تعریف سے منھ موڑتے ہیں اور کیوں غیر دیکو وہ جگہ دیتے ہیں جو اپنے اصلی باپ یعنی کیول ایشور کی جگہ یا صفت ہے۔

اور کیوں ایشور میں ایسے ایسے عیب بتاتے ہیں جو آپ صاحبوں کی غلطی ہے کیا مسلمان اس کیول ایشور کی اولاد نہیں پھر وہ اپنے اصلی مالک اور اصلی باپ ہیں یہ ناحق کی غلطیاں دیکھ کر جو آپ صاحب لگاتے ہو آپ لوگوں کو متنبہ نہ کریں کہ یہ ہم سب کا باپ مالک خالق ہے ایسی بے ادبی مت کرو یہ درست نہیں اور جب آپ لوگوں کی غلطی جتلائی جاتی ہے تو ایکدم درہم برہم ہو جاتے ہو اور اصل بات نہیں سمجھتے کہ صرف برادرانہ نصیحت ہو رہی ہے - کوئی الٹ رستہ نہیں بتا رہے صرف یہ غرض ہو رہی ہے کہ کیول ایشور کے ساتھ شریک مت بناؤ - یہ عیب اس میں نہیں آپ لوگوں کو تو مسلمانوں کو دوڑ کر گلے ملنا چاہیئے کہ اس آپ کے بھائی نے اصلی بات سے کیول ایشور کو ان غلطیوں - اور عیبوں سے پاک صاف کیا جو ہم اپنی نادانی سے لگائے بیٹھے تھے - یا سمجھے بیٹھے تھے - پس اے ہندو - عیسائی سکھ اور آریہ بھائیو ہوش کرو کہ ہم سب ایک ہی کی طرف سے ہیں اور ایک ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر اگر مسلمان اللہ یا ایشور کی زیادہ تعریف کرتے ہیں جو تم نہیں کر سکتے۔ تو تمہارے ہی کیول ایشور کی تعریف ہے پھر خفگی کس بات کی اور تفرقہ کس بات کا اگر آپ کی کتابیں کیول ایشور کی پوری پوری تعریفیں کرنے سے معذور ہیں تو یہ کتاب کا قصور نہیں بلکہ وہ پلید لوگ قصوروار ہیں جنہوں نے ایسی ایسی تعریفیں نکال دیں اور اس کے برخلاف فقرے جڑ دیئے کتاب تو پاک ہے اور کیول ایشور کی طرف

ہے ہے لیکن اب جو کچھ اس میں درج ہے یہ غلط ہے کیونکہ کیول ایشور اپنی تعریف ایسی ناقص کبھی نہیں بتاتا جس میں عیب اور نقص ہو اور جس کتاب میں گند سے خلط ملط کر دیتے ہیں تو خدا جو کیول ایشور ہے دوسری کتاب بھیجد یتا ہے۔ تب ہی تو اتنی کتابیں آئیں۔ اور یہ کتاب جو مسلمانوں کے پاس ہے یہ آخری کتاب ہے اور اسی کیول ایشور کیطرف سے ہے۔ پس یہ مت کہو کہ ہم نہیں مانتے۔ پھر تو تم کیول ایشور کو ہی نہیں مانتے۔ پس ہوش کرو اور تفرقہ بازی چھوڑ دو اور جب ایک ہی طرف سے ہیں تو بس ایک ہو جاؤ اور بھائی بھائی بنجاؤ۔

ملک محمد یحیی احمدی اسٹریلیا۔

ہندوستان اور ممالک غیر میں احمدیہ تبلیغ

الحکم کے کسی گذشتہ پرچہ میں غیر ممالک میں تبلیغ کی پھر تحریک کی گئی تھی۔ مگر جہاں تک میں محسوس کرتا ہوں اس آرٹیکل پر قوم نے کوئی خاص توجہ نہیں کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم ابھی تک اس ضرورت سے بالکل غافل ہے۔ لبسا اوقات ہمسایہ قوموں خصوصًا عیسائیوں کی سریع الرفتار ترقی کو دیکھ کر دل میں رشک کا جوش موجزن ہوتا ہے کہ وہ باوجود نہایت ہی کمزور اور بودا مذہب رکھنے کے اور بے امام ہونے کے کسطرح باقاعدہ اور مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں مگر ہم جو خدا کے فضل سے زندہ اور افضل الاقوام کہلانے کے مستحق ہیں اور ابھی کل ہی خدا کے مسیح کے مقدس ہاتھوں سے مسح کئے گئے ہیں اور مزید برآں دنیا بھر میں ہماری ہی قوم کو ایک مکرم اور مصطفٰے خلیفہ اور امام کے ماتحت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کے مطابق ہونے کا فخر حاصل ہے۔ ان تمام اسباب اور ذرائع کے ہوتے اگر ہم غفلت خود غرضی اور کاہلی اور کم ہمتی جیسے مہلک امراض میں مبتلا ہوں تو میں کہونگا کہ اس کفران نعمت کا نتیجہ آخرکار ان عذابی لشدید ہے۔ اللھم احفظنا منھا

ہاں پر میں اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہماری احمدیہ قوم مقابلتًا بہت ہی باہمت اور سابق بالخیرات اور امر بالمعروف ہے۔ مگر میرے معزز بزرگو اور دوستو کیا ہماری ترقی اور عروج کا زینہ یہیں تک تھا۔ کیا مسیح موعود جیسے عظیم الشان مامور کی تشریف آوری کا اسیقدر مدعا اور منشا تھا۔ نہیں بلکہ یہ تو ہماری ترقیوں اور کامیابیوں کا پہلا زینہ ہے۔ مسیح موعود نے تو ہمکو ایک شہراہ اور صراط مستقیم پر لاکھڑا کر دیا۔ اب اس صراط کا طے کرنا تو ہمارا کام ہے۔ دیکھو ہمارے سامنے قومیں کسطرح گاہے چنیں گاہے چناں کا مصداق ہو ہو کر تنزل اور تباہی کا شکار ہو رہی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ ان اسباب سے محروم ہیں جو ہم کو عطا کئے گئے ہیں پس ہمارا ایک ہی لڑی میں منسلک ہونا اور ہماری کوششوں کا باہم متحد ہو کر سچے مسلمان یعنی ایک امام کا تابع ہونا ہی قوم کا شیرازہ قائم اور مستحکم رکھتا ہے۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ اس غیر معمولی اتحاد اور اتفاق اور ایمان سے ہمیں غیر معمولی فائدہ کونسا اٹھانا چاہیئے؟ اس کے لئے میں معزز الحکم کی تحریک غیر ممالک میں تبلیغ کیطرف ناظرین کی توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں ٭

غیر ممالک میں تبلیغ کا سوال نہایت اہم اور ضروری ہے خصوصًا ایسے وقت جبکہ ہمیں غیر ممالک میں آمد و رفت کے نہایت ہی آسان ذرائع اور وسائل حاصل ہیں اور پھر سب سے بڑھ کر پر امن زمانہ نصیب ہے اور یہی دور کاوٹیں مرسلوں اور ماموروں کو پیش آتی رہی ہیں جن کے لئے اس مقدس گروہ کو تبلیغ میں نہایت ہی مشکلات اور مزاحمتوں کا سامنا ہوا۔ پس اس وقت ہماری قوم کے ان ہونہار اور چیدہ چیدہ اشخاص کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ فضل و علم اور استطاعت عطا فرمائی ہے اخرجت للناس یأمرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و یسارعون فی الخیرات والی امتہ بننے کے لئے طیار ہونا چاہیئے۔ ترک اور دیگر مسلمان اپنے حریفوں سے ملکوں کے بچانے کے فکر میں مستغرق ہو رہے ہیں مگر ہمیں اس کا ڈیفنس کرکے دشمنوں کے دلوں پر فتح کر ملکوں پر مسلط اور قابض ہونے کی سعی کرنی چاہیئے۔ مکان مکین کے ساتھ ہیں جب مکین ہمارے قبضے تو ممالک بھی خود بخود ہمارے مقبوضہ ہو جائینگے اور یہی طرز عمل انبیائے علیہم السلام اور صحابہ کرام کا تھا۔ ترکی اسلام کے ذریعہ تھا نہ کہ اسلام ترکی کا محتاج تھا اگر حرمین معظمین ٹرکش سلطنت کی محافظہ نہ ہو تو یقینًا یقینًا ترکی حکومت موجودہ حالات کے مطابق صفحہ روزگار سے مٹ جائے۔ مگر آج غیر احمدی مسلمان اصل کو چھوڑ فرع کی زیادہ احتیاط اور حفاظت کر رہے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ عملی طور پر فرع کو ہی اصل سمجھ بیٹھے ہیں اور اصل کو فرع۔

پس احمدیہ قوم کو مبارک ہو کہ اصل یعنی دین کا پہلو ہمارے ہی لئے مخصوص اور ریزرو رکھا گیا ہے اس لئے ہماری ہی قوم کو آخرین منھم لما یلحقوا بھم کا اعزازی ڈپلوما عطا کیا گیا ہے مگر ہمیں اس ڈپلومے پر خوش نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ دنیا میں جسطرح ہم دیکھتے ہیں کہ جس کو جسقدر زیادہ اعزازی تمغے اور خطابات دیئے جاتے ہیں اسقدر ان کی ذمہ داریاں اور پابندیاں بڑھ جاتی ہیں اور ہر ایک فساد اور بغاوت کے موقعہ پر اول انہی سے بازپرس کیجاتی ہے۔ سو یہی قانون احکم الحاکمین کا ہے۔ ہمیں بنظر انصاف اپنے گریبانوں میں جھانکنا چاہیئے کہ آیا ہم متذکرہ بالا ڈپلومے کے مستحق ہیں یا زبانی دعوے ہی دعویٰ ہے۔ صحابہ کرام سے الحاق کے لئے وہ ایثار اور وہ قربانیاں چاہئیں اور وہ ہمت وجوانمردی چاہیئے ٭

صحابہ کرام نے اپنے مقدس خون سے اسلام کی آبپاشی کی محض للہ ہجرت اختیار کی خویش و اقارب یگانہ و بیگانہ اولاد و اموال اور خدمت دین کے لئے نچھاور کیا۔ پس جب تک دین کو دنیا پر حقیقی معنوں میں مقدم نہ سمجھا جاوے تب تک صحابہ کرام تو کیا ان کے غلاموں کے غلاموں سے بھی الحاق اور تشبیہ کے مدعی نہیں ٹھہر سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت میں سینکڑوں اور ہزاروں کو صحابہ کرام والی استعداد اور استطاعت عطا فرمائی ہے مگر بغیر استعمال اور عمل میں لانے کے ہم ان استعدادوں کو کیا کریں۔ دیکھو کہاں عرب کہاں چین پھر دور دراز سفر کی صعوبتیں اور مشقتیں ان سب میں سے گذر کر دور دراز ملکوں میں اشاعت اسلام کر کے شاندار کامیابیاں حاصل کرنا یہ سب کچھ اقتضائے ایمانی اور مخلصانہ ہمتیں تھیں جو بارور ہوئیں۔ اگر ان میں ابھی خواہشات نفسانی ریا تکبر نفاق اور خود غرضی ہوتیں تو وہ ایسی نمایاں کامیابی ہرگز ہرگز حاصل نہ کر سکتے۔ ہمارے دوستو ہمیں مسیح موعود کے برخوردار اور سعید فرزند بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت اقدس کا ریویو آف ریلیجنز جیسا رسالہ اور انگریزی مدرسہ قائم کرنا بتلا رہا ہے کہ غیر ممالک میں تبلیغ کی فکر میں حضرت اقدس کا دل کس طرح گداز ہو رہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسلمین صدیق ثانی کو اس اہم امر کے لئے کسقدر تڑپ اور بیقراری لگ رہی ہے

پیارے دوستو خدا کے لئے میدان میں قدم بڑھاؤ اور کوشش کرو کہ مسیح موعود کی پیشگوئیاں ہمارے ہی ہاتھوں پر پوری ہوں ÷ والسلام

خاکسار فخر الدین احمدی - (از شملہ)

دو لیکچر

۱۸- تاریخ ماہ رواں کی شام کے بعد مفتی صاحب کا لیکچر موچی دروازہ میں میاں فضلدین و محمد بخش وغیرہ احمدیان کے مکان میں ہوا اس لیکچر کے سننے کے لئے مردوں کی ایک معقول جماعت کے علاوہ اوپر کے مکانات میں پردوں کے اندر بہت مستورات بھی جمع تھیں۔ مفتی صاحب نے منتظمان جلسہ کی خواہش سے لیکچر پنجابی زبان میں دیا۔ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مصدق آسمانی اور زمینی نشانات پر تھا۔ مگر جس حسن اسلوب اور اعلیٰ درجہ کی منتظم ترتیب اور سلاست سے فصیح پنجابی زبان میں مفتی صاحب نے لیکچر کو ادا کیا یہ اُن کا ہی حق تھا۔ اور جس عمدگی اور امن کے ساتھ سامعین نے سارے لیکچر کو سُنا وہ بھی دعا کے مستحق ہیں۔ آخر دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا پھر دوسرے دن کے لئے میاں رحمت اللہ صاحب احمدی وکیل کے مکان واقعہ بھاٹی دروازہ میں لیکچر مقرر تھا اس لیکچر کے لئے میاں رحمت اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں لکھا تھا کہ مفتی صاحب کو میرے مکان پر لیکچر کے لئے ارشاد کیا جاوے چنانچہ حضرت کا حکم بھی آگیا۔ لیکن اُس دن بوجہ بارش لیکچر ملتوی رہا۔ آخر ۲۱- تاریخ کی شام کو میاں رحمت اللہ صاحب کے مکان پر مفتی صاحب کا ایک لیکچر ہوا اس میں مضمون " مسلمانوں کی حقیقی ترقی کے وسائل " تھا۔

مفتی صاحب نے بہت وضاحت کے ساتھ ادبار کے اسباب اور ترقی کے وسائل کھول کر سُنائے دونوں لیکچر بہت کامیابی سے سنے گئے اور بہت موثر ہوئے۔ اس آخری لیکچر کو چھپوانیکا انتظام کیا گیا ہے جو چھپنے کے بعد دفتر بدر قادیان سے مل سکیگا ÷ (نامہ نگار از لاہور)

ایک طالبعلم اسلام کی خدمت کیسے کرسکتا ہے؟

پہلی خدمت اپنے نیک نمونہ سے

واضح ہو کہ سب سے بڑا کام اور ضروری کام جو ہم طالبعلمی کیحالت میں کر سکتے ہیں اور جس سے اسلام کی کچھ خدمت ہو سکتی ہے وہ اپنا ایک نیک نمونہ طیار کرنا ہے۔ ہمارا عمل ہمارے تعلقات ہماری گفتگو ہماری صورت ہمارا لباس ہماری چال اور حرکات ایسے ہوں کہ اُن میں کوئی عیب نہ نکال سکے بلکہ دور سے دیکھنے والا بھی یہیں کہہ سکے کہ دیکھو وہ احمدی آ رہا ہے۔ ہمیں اس کی ضرورت نہ ہو کہ ہم اپنی زبان سے بتائیں کہ ہم احمدی ہیں۔ اگر دیکھنے والے کو یقین نہ ہو تو کم سے کم اُس کو شبہ تو ضرور ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سورہ شریفہ والعصر ۵ ان الانسان لفی خسر الخ)

میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نیک عمل کرو جسکا نتیجہ پاک نمونہ ہے۔ ہمارے سلسلہ میں بڑی خوبیاں ہیں لیکن جب تک ہم میں نیک نمونہ اور پاک عمل نہ پایا جائیگا ہمارے سلسلہ کی کوئی عزت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح سے اگرچہ ہم اپنے کو احمدی کہیں لیکن جب تک ہم نیک نمونہ نہ دکھائینگے ہم ہرگز پاک گروہ میں نہیں خیال کئے جا سکتے۔ آپ کو خوب معلوم ہے کہ ہمارے عقیدہ کے خلاف کیسے کیسے مضمون نکلتے رہتے ہیں اور بڑا حصہ لوگوں کا ہمارے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ وہ پُرانی بات جو کہ اپنے باپ دادا سے سُنتے آئے ہیں چھوڑنا نہیں چاہتے چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن جب وہ ہماری جماعت کے عمل کو دیکھتے ہیں تو وہ بے اختیار کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہی قوم خدا کی سچی فرمانبردار ہے اور اس کے ساتھ نصرت الٰہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ ہم میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے صرف ہماری جماعت کے نیک نمونہ کو دیکھ کر اور اس بات کو مدِ نظر رکھ کر کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے حق کو قبول کر لیا ہے۔ سو معلوم ہوا کہ ہم نیک نمونہ بنکر بھی اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور اس کام میں نہ تو مال کی ضرورت ہے

نہ کوئی تکلیف ہے اور نہ تردد کرنے کی حاجت ہے۔ اسی کے متعلق ایک شاعر کیسی خوبی سے کہتا ہے ؎

وہ طریق میں بتاؤں کہ ہو دین کی اشاعت
تو نمونہ بن کے اچھا ہمہ اشتہار ہو جا

اب آپ شاعر خیال کر کے اُس کی نصیحت کو نہ ٹال دیں کیونکہ ہم خود اپنی آنکھوں سے اس کی سچائی کا نظارہ کرتے رہتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نیک نمونہ کس طرح بن سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں اس وقت زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ بس ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور ہمارا نیک نمونہ طیار ہے ✤ (باقی آئندہ)

خوشی کا جلسہ

گلگت میں میجر میکفرسن صاحب کے ہاں تولد فرزند کی خوشی کے جلسہ پر مولوی غلام محمد صاحب احمدی نیو اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ نے مفصلہ ذیل تقریر کی عالیجناب میجر میکفرسن صاحب و برٹش افسران جناب وزیر وزارت صاحب جرنیل صاحب و دیگر معزز حاضرین چونکہ خداوند کریم نے ہمارے آقائے نامدار عالیجناب میجر میکفرسن صاحب بہادر کے مشکوئے معلیٰ میں مولود مسعود کی تولید فرما کر ہم سب کو خوشی منانے کا موقعہ دیا ہے جس کا اظہار ہمارا موجودہ اجتماع بخوبی کر رہا ہے۔ اس مبارک تقریب پر ہمیں لازم ہے کہ خدا تعالیٰ کا شکر کریں اور اس نونہال کی درازی عمر اور اس کے نیک دل والدین کی صحت و عافیت کے لئے دعا کریں۔

احبان علاوہ ازیں اس منصف اور عادل گورنمنٹ کے لئے بھی ہم سب کو دست بدعا ہونا لازم ہے کہ جس کے ظل عاطفت میں ہم امن و آرام کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں کیونکہ دنیا میں جس قدر بانی مذہب گذرے ہیں خواہ وہ حضرت کرشن علیہ السلام ہوں خواہ حضرت رامچندر جی علیہ السلام خواہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں یا بابا نانک علیہ السلام سب نے بادشاہ وقت کی اطاعت اور محسن کی شکر گذاری کو فرض عین قرار دیا ہے اور جناب سرور کائنات حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کا حکم خدا تعالےٰ کیطرف سے سُنا کر صاف بتلا دیا ہے کہ دین اور دنیا کی سرخروئی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ تم دین میں خدا اور رسول کی اور دنیا میں حاکم وقت کی اطاعت کرو۔ بالآخر مسیح الموعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے توجن کا مرید ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے اطاعت گورنمنٹ کے متعلق بہت تاکید فرما کر بغاوت سے بچنے کو اپنی شرائط بیعت میں داخل کیا ہوا ہے

اس لئے مذہبی پہلو سے بھی ہم سب کا فرض ہے کہ ہم سلطنت برطانیہ جیسی محسن اور رعایا پرور گورنمنٹ کی صدق دل سے اطاعت کریں اور اس کی خوشیوں میں شریک ہوں چونکہ یہ مولود بھی اسی نیک باطن گورنمنٹ کے باغ کا پودا ہے اس کے واسطے دعا مانگنی بھی گویا گورنمنٹ کے واسطے ہی دعا ہے۔

لہذا

ہم سب سے اول خداوند کریم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُس نے محض اپنے فضل سے یہ خوشی کا موقعہ نصیب فرمایا اس کے بعد اپنے آقائے اور محسن عالیجناب میجر میکفرسن صاحب بہادر کو تہ دل سے اس مبارک مولود کے واسطے مبارکباد دیتا ہوں اور ہم مشکور ہیں کہ صاحب بہادر ممدوح نے اس خوشی کی تقریب پر مشرقی طرز کے مطابق خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور فراخدلی اور عالی حوصلگی سے خرچ کثیر برداشت کر کے ہم سب کو اپنا گرویدہ اور ممنون احسان بنایا ہے اور بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اے مولیٰ کریم اس عادل گورنمنٹ کو ابدالآباد تک سلامت باکرامت رکھ اور عالیجناب میجر میکفرسن صاحب بہادر و مسز میکفرسن صاحبہ اور اُن کے جگر گوشہ فرزند و خویش و اقارب اور سب برٹش افسران و حاضرین کو صحت و عافیت سے رکھ اور اُن کی ترقی اقبال فرما۔ اپنے خاص فضل سے ہمیں ہر ایک شر اور بغاوت کی راہوں سے محفوظ رکھ اور اطاعت گورنمنٹ میں ثابت قدم رہنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ آمین۔

خدا کا فضل

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم کی عجیب راہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے بعض خوارق اس قسم کے بھی تھے کہ جب آپ یا آپ کے خدام میں سے کوئی علیل ہوتا تو بعض دفعہ خواب میں اُس کے علاج کے لئے کوئی نسخہ بتلایا جاتا اور اس کے استعمال سے فوراً آرام ہو جاتا۔ شفاء اللہ ہی کی طرف سے ہے اور وہ حقیقی شافی ہے دوا بھی اس کے اذن سے ہی فائدہ دیتی ہے۔ خود اس عاجز پر بھی خدائے قدیم و حق رحیم نے کئی دفعہ ایسا فضل کیا ہے۔ اس وقت میں اپنے دوست برادر برکت علی خاں کا ایک اس قسم کا تجربہ درج ذیل کرتا ہوں جو اُنھوں نے اپنے تازہ خط میں لکھا ہے :-

"میں آپ کو بتاریخ ۲- مئی سنہ حال کا ایک عجیب بلکہ مبارک نظارہ سُناتا ہوں کہ تقریباً تین بجے مجھے درد پیٹ نے دبا لیا جب شام کو اسٹیشن سے گھر گیا تو چارپائی پر لیٹتے ہی اور زیادہ ہو گیا تقریباً نو بجے تک لوٹ پوٹ ہوتا رہا۔ پھر فوراً ہی میری آنکھیں چندھیا سی گئیں نہ میں سوتا ہوں نہ جاگتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود میرے آقا مجھے فرماتے ہیں کہ کیا ابھی تک تم نے نماز نہیں پڑھی۔ مینے عرض کیا کہ جب حضور اس جگہ حاضر نہیں تو میں الگ نماز پڑھ سکتا ہوں فرمانے لگے اچھا۔ بعد مینے عرض

کہا کہ حضور آج مجھے پیٹ کے درد نے بہت تنگ کیا۔ فرمانے لگے تم نے کیا دوائی کی میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے پیٹ پر تیل ملا ہے۔ فرمانے لگے تیل تو تم نے اوپر ملا ہے اور درد پیٹ میں ہے۔ تم ایک بوتل جو دس بارہ آنہ کو ملتی ہے منگوالو یہ کلمہ مجھے یاد نہ رہا (حضرت نے بوتل ٹکچر کرکے فرمایا) فوراً میری آنکھیں روشن ہوگئیں۔ میں دل میں سوچ رہا تھا کہ حضرت نے کون بوتل ٹکچر کی فرمائی ہے۔ تب مجھے خیال آیا کہ شاید حضرت نے سرکہ کی بوتل لانیکو فرمایا ہے۔ فوراً اُٹھ کر مینے تھوڑا سرکہ اور نمک اور پانی ملا کر پی لیا۔ اللہ کے فضل سے تقریباً پانچ منٹ کے اندر سب درد کافور ہوگیا اُس وقت میرے دل کی حالت میرا اللہ ہی جانتا ہے۔ مینے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت مرزا صاحب پر بہت درود وصلوٰت پڑھا اور شکریہ ادا کیا۔ یہ میرا پہلا موقعہ ہے کہ مجھ پر حضرت صاحب نے خواب میں مسیحائی کی۔ میرے اللہ کے سچے مہدی ہزارہا درود وسلام ہو آپ پر میرے مہربان بھائی صادق اس وقت میرا دل بہت ہی جوش پر آیا کہ افسوس لوگوں نے میرے سچے ہادی کو نہ مانا۔ میری جان مال میرے سچے آقا پر قربان جس نے مسیحائی کی۔ پھر ہزارہا درود وصلوٰت حضرت پر جس کی طفیل ہمیں سچا مرشد ملا۔ آمین۔ برکت علی خاں برہما

ہدایت نامہ

مرحوم مغفور حضرت مولوی حسن علی صاحب کے اقربا بابو اختر علی صاحب انسپکٹر پولیس اُن کے بھائی اور اولاد اور اُن کے خاندان کی مستورات ایک عجیب اخلاص حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا اپنی برکات نازل کرے۔ حال میں بابو صاحب موصوف چند روز کی رخصت پر آئے ہوئے تھے اور ان کے اہلبیت تو کئی ماہ سے درس قرآن میں شمولیت کے واسطے یہاں تھے اب وہ اپنے وطن بھاگلپور گئے ہیں بروقت رخصت حضرت نے جو نصائح لکھ کر دیں اس کی نقل اُنھوں نے ہمیں ارسال کی ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ درج اخبار کی جاتی ہے:-

(۱) تم لوگ بڑے چھوٹے بہت بہت استغفار پڑھا کرو

(۲) نمازیں سنوار کر ادا کرتے رہو

(۳) باہمی اختلاف سے ہمیشہ بچنے کی کوشش ہوا کرے۔

(۴) دعاؤں کی بہت عادت ڈالو

(۵) ہمیں تو تم لوگوں کی محبت ہے اس لئے اکثر خط تنجد یا کرو۔ اس سے تعلق بڑھتا اور قائم رہتا ہے۔

سلسلہ کی تائید میں دعائیں کرو اور دعاؤں میں سست کبھی نہ ہو۔

کوشش کرتے کرتے دعاؤں کو ساتھ رکھو۔ نیک نمونہ ہو

نیک لڑکیوں سے رشتہ داری کی کوشش کرو۔ اور بقدر امکان قرآن کریم پڑھو اور اسکو سنو۔ اسپر عمل کرو

جناب الٰہی سے مدد و نصرت مانگتے رہو۔ کسی بزرگ کی بے ادبی مت کرو۔

اور زندگی اسبات پر منحصر ہے کہ یسوع مسیح کفارہ ہو کر لعنتی ہوا اور کفارہ کی جان صرف یسوع مسیح کی صلیبی موت میں ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یسوع مسیح صلیب سے زندہ اُترا اور زندہ ہی قبر میں رہا تو بس اسی ایک بات سے عیسائی مذہب مرجاتا ہے اور یسوع مسیح سے لعنت کا طوق اُتر جاتا ہے ۞

ناظرین کو علم ہوگا کہ عیسائی لوگ یسوع مسیح کے کفارہ کا اعتقاد اپنی مذہبی کتب اناجیل اور رسائل منسلکہ کی بنا پر رکھتے ہیں لیکن لطف تو یہ ہے کہ عیسائیوں کی اندرونی تحقیقاتیں آجتک نہ اُن کتب کی حقیقت کی صحت پر اور نہ ہی اس بات پر مطمئن ہوئی ہیں کہ جن لوگوں کے نام پر یہ انجیلیں مشہور ہیں فی الواقعہ اُنھیں کی تصنیف ہیں سینکڑوں انجیلوں کا شروع زمانہ میں موجود اور مروج ہونا اور کئی سو برس بعد ان چاروں اناجیل کا نمودار ہو کر گرجا میں داخل ہونا ان کے پایہ اعتبار کو بہت کم کر دیتا ہے اور چند پادریوں کے گرجا کے صدر مقام پر بہت ساری انجیلوں کو رکھ کر دعا کرنا کہ جو اصلی کتابیں ہیں اس کو اوپر رہنے دیا جائے اور جو فرضی ہیں نیچے گر جائیں اور تصدیق کارروائی کے گئے کرسینٹ وغیرہ متوفی پادریوں کی قبروں پر رات بھر کاغذوں پر اُن متوفیوں کے دستخطوں کا موجود ہونا اور یوحنا کے وہمی مکاشفہ پر چار کے عدد کیضرورت قرار دینا ایسی وہمی اور دور از واقعات باتوں پر ان اناجیل کی ہستی کا مدار ان کی بے اعتباری کے لئے کافی سامان ہے باینہمہ اناجیل کا کوئی مصنف واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لکھنے کا مدعی نہیں اور اس کے علاوہ اس کا چال چلن اعتقادی اوہام اور غلو کی زیر باری سے ایسا خدوش ہے کہ اگر وہ چشمدید گواہی دینے کے مدعی بھی ہوتے تو بھی جب تک خارجی ثبوت اس کے موید نہ ملجاتے اُس وقت ان کی باتیں قبول ہونے کے لائق نہ سمجھی جاتیں

آج ہم ایک ایسی عجیب و غریب کتاب پیش کرتے ہیں جس کا نام

”واقعہ صلیب کی چشمدید شہادت“

اس کتاب کا مصنف فرقہ اسیری کا ایک اعلیٰ رکن تھا۔ یہی فرقہ مختلف صورتیں بدلتا ہوا آجکل کے فریمیسن قالب میں آیا ہوا ہے اس فرقہ کے لوگ نہایت مرتاض۔ متقی نیک چلن دُنیا سے منقطع ہوتے تھے کتاب کے دیباچہ میں اُن کا مفصل حال لکھا گیا ہے مصنف کے اعلیٰ چلن اور راستبازی کا نمونہ اس فرقہ میں اُس کا مرتبہ آپ ہی پیش کرتا ہے۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ یسوع مسیح بھی اُس فرقہ کا ایک رُکن تھا صلیب کے واقعات کو مصنف اپنی چشمدید شہادت سے لکھتا ہے اور اُس کے لکھے ہوئے واقعات میں وہ تمام کارروائیاں درج کی گئی ہیں جو سلاطوس حاکم وقت اور یوسف ارمتی اور نقادیمس اور دیگر اہل سلسلہ اسیری نے یسوع مسیح کو صلیب کی موت سے بچانے کے لئے کامیابی کے ساتھ کیں اور خود مصنف اُنھیں لوگوں میں سے ایک تھا۔ یہ کتاب یسوع مسیح کے صلیب سے زندہ اُترنے اور کفارہ کی لعنت سے اُسکو بری کرنیکا ایک بینظیر ثبوت ہے یہ کتاب مختلف زبانوں سے انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر یورپ و امریکہ میں شائع ہوئی اور اپنے ملک کے لوگوں کے فائدے کے لئے ترجمہ کیا ہے اور ابتداء میں ایک دیباچہ بہت محنت اور تحقیقات سے لکھا ہے جس میں مصنف اور فرقہ اسیری یعنی پُرانے فری میسنری کے حالات کتاب کی اصلیت انجیلوں سے یسوع مسیح کا صلیب سے زندہ اُترنے کا ثبوت وغیرہ امور ضروریہ بہت وضاحت سے لکھے ہیں یہ دیباچہ اور اصل کتاب دونوں قابل دید ہیں۔

اس کتاب کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ عیسائی مذہب اب دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور یہ عجب انگیز ملک گیری کی کارروائیاں مذہب کی بدولت نہیں بلکہ حسن انتظام اور کوشش کے بدولت حاصل ہو رہی ہیں۔ مذہب تو ایک بیجان چیز اُن کے ہاتھ میں ہے۔ پس اے مسلمانوں کوشش کرو کہ جلد عیسائی مذہبی لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ حق کو پالیں اُن کی تمام کارروائیوں کے صلے میں آپ کا فرض یہی ہے کہ آپ اُن کو غلط فہمیوں سے آگاہ کریں اس کتاب کی اشاعت ہر ایک غیور مسلمان پر فرض ہے۔ اس کتاب کو میاں نذیر احمد نے بہت خوشخط چھپا کر شائع کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ملنے کے یہ پتہ ہیں (۱) نذیر احمد معراج منزل - نولکھا (لاہور) (۲) میاں محمد سعید عزیز ہوس انارکلی لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

مرتبہ محمد صادق عفا اللہ عنہ ایڈیٹر بدر ✤ جو حضرت کو دکھا کر چھاپے جاتے ہیں ✤ ✤ ✤

اور اسی واسطے آپ نے خود تشریف لے جاکر یہود سے فرمایا۔ یا تو مسلمان ہو جاؤ یا یہاں سے چلدو۔ یہود نے بڑی سختی سے جواب دیا کہ قریش کو شکست دے کر (بدر میں) نازاں نہ ہو۔ وہ فنونِ جنگ سے ناواقف ہیں۔ اگر ہم سے لڑا تو دیکھے گا۔ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں یہ کہکر قلعہ بند ہو گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت سے باہم عہد سرکش بن گئے۔ اس شریر قوم کا فتنہ فرد کرنا نہایت ضروری تھا۔ بنابراں ان کا محاصرہ کیا گیا۔ پندرہ روز کے بعد قلعہ بند لوگ گھبرا گئے اور یہ کہہ کر اُتر آئے۔ محمد صاحب جو ہماری نسبت فیصلہ فرمائیں وہ فیصلہ ہمیں منظور ہے۔ آپ نے پہلے سخت سزا تجویز فرمائی۔ مگر آپ کا جبلی رحم طبعی خلق ان کے سزا دینے پر غالب آگیا۔ اور عبداللہ بن اُبیٌ نے بھی سفارش کی۔ اس لئے بنو قینقاع صرف جلاوطن کیئے گئے ✤

یہود کے ساتھ دوسری لڑائی کا نام غزوۂ بنو نضیر ہے ✤

کعب بن اشرف یہود میں ہاں بنو نضیر کا سردار تھا۔ اور بڑا شاعر برخلاف عہد نامہ بدر کی لڑائی کے بعد قریش مکہ کے پاس پہنچا۔ اور ان کو بڑا طیش دلایا۔ اور وعدہ کیا کہ ہم تم کو مدینے میں امداد دیں گے۔ تم اسلام پر حملہ کرو اور اپنی جادو انگیز تقریر سے قریش کو انتقام پر آمادہ کیا۔ آخر قریش کعب بن اشرف کی اثر بھری تقریروں سے مدینے پر حملہ آور ہوئے مدینے سے تین میل کے فاصلے پر جبل احد کے پاس لڑائی ہوئی۔ اور نیز کعب بن اشرف نے رسولؐ خدا کے قتل پر منصوبہ باندھا مگر قدرت الٰہی سے وہ راز کھُل گیا اور یہ کعب بن اشرف اپنی ایسی حرکتوں سے مارا گیا۔ بنو نضیر کے دلوں میں اُس کے قتل کا رنج پیدا ہوا۔ اور اس پر یہ طرّہ ہوا کہ ابو براء نام عامری آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دم دلاسا دیکر اپنے ہمراہ رسولؐ خدا کے ستّر حواری جو قرآن کے قاری تھے اس عہد پر ساتھ لے گیا کہ ان کو ہر طرح امداد دی جائے گی۔ جب اپنے ملک میں پہنچا۔ اور صحابہ کرام سے آنحضرتؐ کا خط عامر عامری اہل نجد کے رئیس

کے پاس پہنچایا۔ تو عامر نے ایلچی کو مار ڈالا۔ اور عصیہ اور رعل قبیلوں کے لوگوں کو اپنا مدد بنا کر ان ستّر قاریوں محمد رسول اللہ کے صحابیوں پر آ پڑا اور ان مسلمانوں کو مار ڈالا۔ صرف دو آدمی بچ گئے۔ ایک تو زخمی تھا اور دوسرا قید کیا گیا اس مقید کا نام عمرو بن اُمیّہ تھا اور اس لئے کہ مصری قوم کا تھا اس کو عامر ابن طفیل نے اپنی ماں کے کسی کفارے میں آزاد کر دیا یہ قیدی عمرو بن اُمیّہ آزاد ہو کر مدینے کو آتا تھا راستے میں اسے دو عامری مل گئے۔ یہ دونوں عامری اگرچہ اس قوم کے تھے۔ جنھوں نے غداری سے ستّر آدمیوں کو مع ایلچی مارا تھا۔ مگر یہ دو عامری بخلاف اپنی قوم کے رسول اللہ کے ہم عہد تھے۔ اور عمرو اس عہد سے ناواقف تھا۔ عمرو نے موقع پاکر ان دونوں عامریوں کو مار ڈالا۔ جب رسول اللہ کو خبر ہوئی۔ کہ عمرو بن اُمیّہ نے ان دو عامریوں کو مار ڈالا ہے۔ جو ہمارے ہم عہد تھے تو آپ نے تجویز کی کہ ان دو مقتولوں کا خون بہا (بدل قتل) دیا جاوے۔ حسب عہد نامہ مذکورہ سابق یہودیوں کو بھی اس خون بہا کے چندے میں شریک ہونا نہایت ضرور تھا۔ آپ یہود کے پاس تشریف لے گئے۔ دونوں مقتولین کے وارث بنو نضیر کے دوست تھے اور انھیں کو یہ چندہ دیا جاتا تھا۔ اس لئے آنحضرتؐ کو بنو نضیر کی شرکت کا اس چندے میں بڑا یقین تھا۔ اور خیال کیا۔ اوّل تو حسب معاہدہ یہود کو اس چندے میں شریک ہونا ضرور ہے۔ دوم۔ جن کو روپیہ دیا جاتا ہے وہ ان کے دوست ہیں۔

جب آنحضرتؐ یہود ان بنو نضیر کے محلے میں تشریف لے گئے تو انھوں نے چندہ دینے سے انکار کیا۔ اور اس وقت ایک دلیر بہادر عمرو بن جحاش نام یہودی سے کہدیا کہ ایک بڑا بھاری پتھر کوٹھے کی چھت سے محمد صاحبؐ پر لڑھکا دے اور ان کا کام تمام کر۔ سلام بن مشکم نے یہود کو بہت روکا اور منع کیا مگر وہ اس غدر سے باز نہ آئے۔ آخر اُس سچے حافظ حقیقی نے جس نے بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ کہا تھا۔ خبر دے دی ✤

زرقانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ ۱۳۵ ۱۴۱

زرقانی نے لکھا ہے ایک یہودیہ عورت نے اپنے مسلمان بھائی کے ذریعے سے جناب کو یہود کی غداری کی اطلاع دے دی۔ اس لئے یہود ان بنونضیر کا محاصرہ کیا گیا۔ آخر چھ دن کے بعد انھوں نے صلح چاہی۔ مگر عبداللہ بن ابیّ منافق نے کچھ اپنی امداد کا ایسا چکمہ دیا کہ پھر باغی بن بیٹھے اس لئے پھر محاصرہ کیا گیا۔ بہت دنوں بعد لاچار ہو کر جلاوطنی پر راضی ہو گئے رسول خدا کو جبر و اکراہ سے مسلمان بنانا منظور ہی نہ تھا۔ ان کو اجازت دے دی۔ مدینے سے چلے جاویں اور مدینے کو امن و امان کا محل بنایا اور وہ خیبر کو چلے گئے +

غزوۂ قریظہ۔ خندق اور احزاب کی لڑائی میں تم دیکھ چکے ہو مشرکوں کے مختلف گروہ اور یہودی اور غطفانی خاص مدینے میں اسلامیوں پر چڑھ آئے۔ حیی ابن اخطب یہودی بنونضیر کی جلاوطنی کے بعد قریش کو تحریص دیتا اور کنانہ ابوالحقیق کا پوتا غطفانیوں کو اکسا لایا۔ اور ان سے وعدہ کیا۔ خیبر کی آمدنی سے نصف آمدنی میں دوں گا۔ اگر مسلمانوں پر حملہ آوری کرو۔ سلام بن مشکم اور ابن ابوالحقیق اور حیی اور کنانہ یہ سب بنونضیر مکّے میں پہنچے اور کہا ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اگر تم اسلام پر حملہ آوری کرو +

ان یہودوں کی کارستانی اور جادو بیانی قریش کے غیظ و غضب سے ملکر تمام عرب کو مدینے پر چڑھا لائی۔ جب یہ مختلف اقوام بغرض استیصال اسلام مدینے میں پہنچے۔ حیی ابن اخطب یہودی۔ خیبری۔ نضری کعب بن اسد قرظی (یہ شخص بنو قریظہ کا ہم عہد تھا) کے پاس پہنچا۔ پہلے تو کعب نے حیی کو گھر میں گھسنے نہ دیا۔ اور کہا ہمارا اور اسلامیوں کا باہم معاہدہ اور اتحاد ہے۔ اور بنوقینقاع اور بنونضیر پر جو کچھ بدعہدی کا وبال آیا اُسے یاد کیا مگر حیی نے کہا۔ میں تمام قریش اور عرب کے مختلف قبائل کو مدینے پر چڑھا لایا ہوں۔ اور ان تمام اقوام عرب نے عہد کر لیا ہے کہ جب تک اسلام کا استیصال نہ کرینگے۔ مدینے سے واپس نہ جائیں گے۔ کعب نے پہلے پہل بہت ٹالم ٹولا کیا اور کہا کہ محمد بڑا راستگو راستی پسند انسان ہے۔ اور عہد کا بڑا پکا ہے۔ ہم کو مناسب نہیں اس کے ساتھ بدعہدی کریں۔ مگر آخر دشمنوں کی کثرت اور ان کے استقلال کو دیکھ کر اور حیی کے پھسلانے اور عداوت اسلام کی قدیم بدعہدی میں آکر باغی بن گیا۔ اور تمام عہدوں کو بالائے طاق رکھ کر اس عبرت بخش عاقبت اندیش عقل کو کھو بیٹھا۔ جو معاملات بنوقینقاع اور بنونضیر میں تجربہ کار ہو چکی تھی اور عین جنگ کے وقت آنحضرتؐ کو ان یہودوں کی بدعہدی کی خبر پہنچی۔ آپ نے بہت سے آدمی تحقیق خبر کے لئے روانہ فرمائے۔ اور کہا ان لوگوں کو فہمائش کرو۔ عہد پر قائم رہیں۔ مگر یہود نے درشت جواب دیا۔ اور کہا رسول اللہ کیا ہیں جو ہم اُن کی اطاعت کریں ہمارا اُن کا کوئی عہد نہیں۔ ان تمام آدمیوں نے جو یہود کے مقابلے کی خبر لینے گئے تھے۔ آکر عرض کیا یہود دشمن کے ساتھ ہو گئے۔ قرآن بھی اس کی خبر دیتا ہے اور احزاب کے قصّے میں کہتا ہے۔

[1] اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا۔ سیپارہ ۲۱ رکوع ۱۸ - سورہ احزاب۔

جہاں یہود کی سزا کا قرآن نے تذکرہ کیا ہے وہاں صاف وجہ سزا کو بیان فرمایا ہے۔ اور اسی سورت میں کہا ہے۔

[2] وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا۔ سیپارہ ۲۱ رکوع ۱۹ - سورہ احزاب۔

آپ کے ساتھی گھبرا گئے۔ اِدھر تھوڑے سے معدود گروہ پر سارے عرب کی چڑھائی۔ اُدھر گھر میں یہود کی بدعہدی۔ پھر یہود مدینے کے طرق اور راستوں کی کیفیت سے واقف محاصرین کفار کو غیر محفوظ مقام بتا سکتے تھے۔

[1] جب آئے وہ لوگ اوپر تمہارے اور نیچے تمہارے سے اور جب کج ہوئیں آنکھیں اور پہنچ گئے دل گلوں تک اور تم گمان کرتے تھے اللہ کے ساتھ طرح طرح کے۔ اسجگہ ایمان والے آزمائے گئے اور ہلائے گئے ہلانا سخت ۱۲

[2] اور اُتارا اللہ نے ان لوگوں کو جنھوں نے اہل کتاب سے اُن کی مدد کی اُن کے قلعوں سے اور ڈالا ان کے دلوں میں خوف کو ایک گروہ کو تم ہلاک کرتے ہو اور ایک گروہ کو تم قید کرتے ہو +

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس حدیث صحیح بخاری سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفاء اللہ عنہ ایڈیٹر بدر ٭ جو حضرت کو دکھا کر چھاپے جاتے ہیں ٭

(گزشتہ سے پیوستہ)

ایمان ایک درخت کی مثال رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ کے پاک کلام میں آیا ہے۔

مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ ٭

پاک کلمہ ایک پاک درخت کی طرح ہے۔ جب درخت پیدا ہوتا ہے تو پہلے اس کی لو نکلتی ہے۔ اسی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کس قسم کا درخت ہے اور اس کا کیا نام ہے۔ مثلاً پیپل کا درخت۔ پہلے دن جب اس کی لو دکھائی دے گی۔ تب بھی اس کا نام پیپل ہوگا۔ چار سال کے بعد بھی وہ پیپل ہی کہلائے گا جب بہت بڑھ جائے گا اور سینکڑوں آدمی اس کے سایہ کے نیچے آرام پائیں گے تب بھی وہ پیپل ہی کہلائے گا اور جب وہ پورانا ہو کر اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور شاخیں گر جاتی ہیں اور ایک ٹنڈ سا رہ جاتا ہے۔ تب بھی اس کا نام پیپل ہوتا ہے۔ یہی حال ایمان کا ہے۔ جو بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص پیپل کے ایک پتے کو ہاتھ میں لے کر کہے کہ یہ درخت پیپل کا ہے۔ تو اس کی غلطی ہوگی۔ جس کے گھر میں ایمان کا درخت لگ گیا وہاں اس کے پھول۔ پھل اور پتے بھی نظر آئیں گے۔ یہی حال کفر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ

ماحاک فی الصدر۔ جو بات دل میں کھٹکتی ہو اُسے چھوڑ دینا چاہیئے جس بدی کا اثر دل پر ہو۔

کھٹکا یہ ہے کہ اس امر سے ڈرے کہ میری بات پر کوئی آگاہ نہ ہو جائے

واقعہ۔ ہمارے شہر میں ایک بیوہ عورت تھی۔ مینے اس سے نکاح کرنا چاہا۔ مگر اس کے ولی اس امر پر راضی نہ ہوتے تھے۔ کہ وہ کہیں نکاح کرے۔ ان کے ہاں دستور تھا۔ کہ بیوائیں ساری عمر اسی طرح بیٹھی رہیں۔ مینے بعض مولوی صاحبان کو خط لکھے اور ان سے فتوے طلب کیا۔ کہ اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔ وہاں سے جواب آیا کہ ایسے ولی کی ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نکاح ضرور کر لینا چاہیئے۔ اس خط کو پڑھ کر خوشی سے اس عورت کے مکان کی طرف چلا اپنے ہی اس دروازہ پر جس سے نکلنا تھا نکلنے کو تھا۔ مجھے ایک شخص ملا۔ اس کے پاس حدیث کی کتاب ترمذی تھی۔ یہی حدیث اس نے نکال کر مجھے دکھائی۔ اور اس کا مطلب دریافت کیا۔ میں جان گیا کہ اسے اللہ تعالےٰ نے میرے سمجھانے کے لئے بھیجا ہے۔ میں اسی دروازہ میں بیٹھ گیا اور آگے نہ بڑھا۔ سائل بھی حیران ہوا پھر میں وہاں سے اندر چلا آیا۔ تب میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ لیٹے ہوئے ہیں اور آپ کی داڑھی منڈی ہوئی ہے۔ جس پر میں نے تعجب کیا اور حدیث کا خیال بھی میرے دل میں تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ حدیث لانکاح الا بولی ہے تو صحیح مگر لوگ اسے ضعیف کہتے ہیں۔ تب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر دیکھا آپ بیٹھے ہیں اور ریش مبارک کو ایک طرف سے بڑھا ہوا اور دوسری طرف سے کٹا ہوا دیکھا۔ پھر میرے خیال نے ترقی کی کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ اور میں اسی کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ عمل کرونگا۔ تب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی ریش مبارک دونوں طرف عمدہ اور برابر ہے۔ اس طرح میرے مولا نے مجھے سمجھایا۔ کہ مولویوں کے فتوے کی کیا بات ہے۔ گناہ تو وہ ہے۔ جو دل میں کھٹکے۔ فرمایا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے الاثم ماحاک فی صدرک ولو افتاک المفتون۔

صفحہ ۴۵۔ الحیأ شعبۃ من الایمان۔ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

حیاء کے اصل معنے ہیں رُک جانا۔ لوگوں کے مراتب مختلف ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے قول وفعل میں ہر شخص کے مراتب کو مدنظر رکھے۔

مہاجر۔ وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کی نواہی کو چھوڑ دے۔ لا یؤمن احدکم حتیٰ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ کوئی تم میں سے اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا۔ جب تک جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کے لئے پسند نہ کرے۔

جس طرح تم چاہتے ہو کہ تمہارے نوکر تمہارا کام کریں۔ اسی طرح تم اپنے

آقا کا کام کرو۔ جس طرح تم چاہتے ہو۔ کہ تمہارے آقا تم کو مزدوری دیں اسی طرح تم اپنے ملازموں کو مزدوری دو۔ جس طرح تم چاہتے ہو کہ تمہاری لڑکی کے ساتھ اس کے سسرال سلوک کریں۔ ایسا ہی سلوک تم اپنی بی بی اور بہو سے کرو۔ غرض ہر امر میں اپنے دل سے فتوے لو۔ جو سلوک تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا جائے ویسا ہی سلوک تم ان کے ساتھ کرو

انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے۔

احد النقباء۔ ۷۳ آدمیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک رات بیعت کی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں میں سے بارہ آدمیوں کو ان کا سردار مقرر کیا تھا۔ ان سرداروں میں سے ایک عبادہ بن صامت تھے۔ سب کے نام یہ ہیں۔

اسعد بن زرارہ۔ عوف بن الحارث۔ معاذ بن عفراء۔ ذکوان بن عبد القیس رافع بن مالک۔ عبادہ بن الصامت۔ عباس بن عبادہ یزید بن ثعلبہ۔ عقبہ بن عامر۔ قطبہ بن عامر۔ یہ سب لوگ خزاعی تھے۔ ابو الہیثم بن التیہان عویم بن ساعدہ۔ اس میں تھے۔

عواقب فی الدنیا۔ جو شخص یہاں صبر اور شکر اور ایمان کے ساتھ سزا کی تکلیف کو برداشت کرتا ہے اور صحت و آرام پر شکر گزار رہے۔ وہ اس کے لئے کفارہ گناہ ہو جاتی ہے۔

ما تقدم۔ جو کرنا نہیں چاہیئے تھا اور کیا

ما تاخر۔ جو کرنا چاہیئے تھا اور نہ کیا۔

ایڈیٹر:۔ آجکل کے یسوعی صاحبان قرآن شریف کی اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ سرور انبیاء سید المعصومین کو نعوذ باللہ گنہگار اور اس طرح فضیلت یسوع ثابت کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اس مضمون پر ہمارا ایک مباحثہ بشپ لیفرائے سے ہوا تھا۔ جس کا بیان اسجگہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور وہ اس طرح ہے۔

معصوم نبی اور بشپ صاحب

ماہ مئی ۱۹۰۹ء میں جب کہ میں دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازمت کے سبب لاہور میں قیام پذیر تھا اور مخدومی مکرمی حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے ساتھ ایک مکان بیرون شہر میں رہا کرتا تھا۔ تو ایک دن ہمنے اچانک سُنا کہ پادری لیفرائے صاحب نے تمام مسلمانوں کو دعوت کر کے ایک لکچر دینے کا اشتہار دیا ہے۔ جو کہ انارکلی میں فورمن چیپل میں ہوگا اور جس کا مضمون ہوگا۔ "معصوم نبی"۔ لیفرائے صاحب اب تک بھی لاہور کے بشپ اور پنجاب کے تمام پادریوں کے افسر یعنی لارڈ پادری ہیں۔ اس جلسہ کی خبر سُنکر شام کے وقت میں مقام جلسہ پر گیا۔ وہاں لوگ نہایت کثرت کے ساتھ پہلے ہی سے جمع تھے۔ کیونکہ لکچر دینے والے صاحب بہت مشہور اور عیسائیوں میں ایک مانے ہوئے جید عالم اور مناظرہ و مباحثہ میں بہت مشق رکھنے والے لارڈ پادری صاحب تھے۔ اور بالمقابل تمام مولوی صاحبان کو بُلایا گیا تھا ہماری جماعت احمدیہ کے چند آدمی بھی موجود تھے مگر ہم میں سے کوئی اس امر کے واسطے طیار ہو کر نہ آیا تھا کہ پادری صاحب کے بالمقابل کھڑا ہو اور یہ بھی خیال تھا کہ لاہور کئی ایک اسلامی انجمنوں کا مرکز ہے جنھوں نے مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنا اپنا فرض قرار دیا ہوا ہے اور بہت سے مولوی جمع تھے۔ وہ صاحبان خود جواب دے دینگے۔ ہماری جماعت بھی قلیل تھی۔ لیکن اثنائے گفتگو میں مخدومی جناب مولوی عبید اللہ صاحب نے عصمت انبیاء پر چند کلمات فرمائے اور عصمت کے لفظ کو قرآن شریف میں واللہ یعصمک من الناس کی طرف اشارہ کیا۔ خیر یہ باتیں سرسری طور پر ہو گئیں اور لیکچر کا وقت قریب ہونے کے سبب ہم لوگ چیپل ہال کے اندر چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں لارڈ پادری صاحب بمعہ چند اور عیسائی انگریزاور دیسیوں کے تشریف لائے۔ لوگ بہت کثرت سے جمع ہو چکے تھے۔ کئی ہزار آدمی موجود تھا۔ بنچوں اور گیلری کے سوائے بہت سے لوگ زمین پر اور چبوترے پر بیٹھے تھے یا نیچے کھڑے تھے۔ اسقدر آدمی کثرت سے جمع ہو گئے تھے کہ بالآخر باہر کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ بشپ صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ قرآن شریف کی آیات اور احادیث پڑھ پڑھ کر ثابت کرنا شروع کیا کہ تمام انبیاء گنہگار تھے۔ ان کا دعوے تھا کہ میں ہر ایک بات قرآن شریف سے ثابت کر دونگا۔ چنانچہ آدم کا ذکر کیا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ فعصیٰ آدم۔ پس آدم نے گناہ کیا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کا ذکر کیا اور دوسرے انبیاء کا ذکر کیا۔

(باقی پھر)

چشمہ زندگی کے مطالعہ سے محروم رہنا سخت بدقسمتی ہے

۱۲/۱

کیونکہ ذیل کی شخصیتوں نے اس کو ازحد مفید بتلا کر اس کا مطالعہ آپ کے لیئے ضروری قرار دیا ہے حضرت حکیم مولوی مولانا نورالدین صاحب قادیانی حاذق الملک بہادر حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلی۔ آنریبل خانبہادر سیٹھ آدم جی صاحب مجسٹریٹ راولپنڈی خانبہادر سردار خان باباخانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ریٹائرڈ پشاور)
جناب محمد حیات خانصاحب سب ڈویژنل افسر ڈیرن ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ
مشہور علامہ پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ۔ جناب پیر کمال گیلانی صاحب جنگل خیل کوہاٹ
۵۰۰ صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین ۱۸×۲۲ سائز کی کتاب قیمت ؎ محصول ۳

انسانی صحت کی سخت دشمن قبض سے بے خبر نہ رہو!!

بلکہ
قیمت ۲ر منگوا کر بغور مطالعہ

کتاب شودھن ودھی

کر کے ایک ازحد مفید (دستی نرم) طریق علاج اور سچائی سے واقفیت پا کر دائمی صحت پاؤ!..... ۵۰ ہزار مرد عورت بچے اس سے گذشتہ چھ سالوں کے اندر ہندوستان میں مستفید ہو چکے ہیں

پس آپ کو بھی

رشیوں اسلامی حکماء اور مغربی علماء سے مستند سچائی آلہ دستی جنتر کی آزمائش کیجئے جس کی تعریف میں زمانہ شاہد ہے مکمل سامان اعلیٰ قسم دیرپا قیمت پانچ روپیہ محصولڈاک ۱۲ر

ذیل کے اصحاب آلہ دستی جنتر کی تعریف اور تصدیق بارہا کر چکے ہیں جو اخبارات اور رسالجات میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ لالہ رلارام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ رائے بہادر لالہ کنہیالال صاحب ایگزیکٹو انجنیر دہلی ڈاکٹر درگادت صاحب، میڈیکل افسر ستواری سعد اکرم خانصاحب تحصیلدار جموں لالہ کرمچند صاحب بی۔ اے ڈویژنل افسر فارسٹ سرینگر جناب رحمت اللہ صاحب سب ڈویژنل افسر مردان چودھری کرم الٰہی صاحب آنریری مجسٹریٹ احمد نگر حکیم غلام قادر صاحب ہریانہ نوٹ ہزاروں شکریہ کے بلا طلب تعریفی خطوط اور بارہا کی فرمائشیں راستی کا زبردست ثبوت ہیں آپ بھی فیض اٹھاؤ۔

ہر قسم کے طبی مشورہ کا پتہ مہتہ سیتارام دت وید کویراج آدتیہ اوشدھالیہ صدر بازار۔ راولپنڈی

رفاہ عوام و خواص

۳/۱۲

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلکش حسن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے اکثر آنکھوں کے مریض ابتداء میں کسی خفیف مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو پھر خارش چشم ڈھلکا ککرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتیٰ کہ آخر اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر بجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جنکی حذاقت کا ایک جہان مدح خواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے تیار کیا ہے اور اعلیٰ جزو اسکا موتی اور قیمتی اجزا ہیں آنکھوں کی اکثر امراض کو چند دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھیڑ کر پھینکدیتا ہے کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مددگار ہے حفظ ماتقدم کیواسطے ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھوں کی تمام شکایات سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ ہو جاتا ہے ہمنے اس سرمہ کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ کہ قیمت بلحاظ لاگت وغیرہ کے بہت کم کر رکھی ہے تاکہ عوام لوگ اس سے بہت فائدہ اٹھائیں اور اسکے نفع کو عام اور عالمگیر بنایا جاوے۔ قیمت ایکتولہ ؎ محصولڈاک

المشتہر حکیم غلام محی الدین از قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا

پین ہیلر

(۲/۱۲) ۵/

اندرونی درد پیٹ مروڑ اس سے دفعہ ہوتی ہے۔ اندرونی درد موچ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے کمر کوٹھا پنجر گردن وغیرہ میں جیسا درد ہو اس کی مالش سے جاتا ہے داڑھ مسوڑہ کے درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲۔ فیشیشی محصول ۵ر

فہرست جس میں سارٹیفکٹ وجنتری درج ہیں بلا قیمت درخواست آنے سے روانہ ہوتی ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

کشتہ جریان

۲/۱۲

غربا کی درخواست منظور کیجائے تین روپے کے ڈھائی روپے جریان کثرت احتلام مان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا یہ بیماری چندروز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کردیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون دل کا دھڑکنا ضعف دماغ بینائی کا کم ہونا ناامیدی بے خوابی غمگینی نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے ہرگز بیخوف و فکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے طیار کیا ہے اور کئی چھٹے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پاگئے۔ بعد تجربہ اور دعا دل کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے قیمت ۲۴ روز بعد شفوف ؎ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
نظام جان۔ عبدالرحمن کاغانی۔ ضلع گورداسپور

مختصر فہرست کتب دوکان محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان شریف

پارہ عم مترجم بڑی تقطیع ۳؍۲؍ حمائل شریف مترجم مجلد ۱۱؍

مراۃ الجہاد ۹؍ حمائل شریف " " ۱۲؍

حقیقت نماز ۸؍ پارہ اول و دوم و سوم مطبوعہ قادیان ۳؍

ظہور المسیح بجائے ۲؍ صرف ۱؍ دیباچہ فتوحات مکیہ ۱؍

دینیات کا پہلا رسالہ ۱؍ اسلام اور بدھ مذہب ۳؍

الیقاظ النائمین ۱؍ مجربات نور الدین حصہ سوم ۵؍

حیان القرآن ۱؍ التبیان ۲؍

دعوۃ الندوہ ۱؍ ستہ ضروری ۲؍

سراج الدین عیسائی کے چار محمود کی آمین ۔؍

سوالوں کے جواب } ۲؍ نور القرآن حصہ اول ۲؍

اعجاز احمدی ۲؍ شہادت القرآن ۱؍

لا الٰہ الا اللہ ۱؍ محمد رسول اللہ ۱؍

فرزند علی ۳؍ خطاب نور ہر دو حصہ ۱؍

احمدیہ جنتری ۱؍ البشریٰ ۱؍

ملنے کا پتہ ہی حرفیاں دبارہ مابہا شرف

محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

نیر اسلام | کتاب نیر اسلام میں واقفکار مصنف نے بائیبل کی پیشگوئیوں کو جو بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ظاہر کرتی ہیں بہت عمدگی سے ظاہر کیا ہے کچھ اپنا اور اپنی مرحومہ بی بی کے ترک دین عیسوی و قبولیت اسلام کا حال بھی دلچسپ الفاظ میں بیان کیا ہے اور عیسائیت کی رد میں مختلف مفید باتوں کو نئے طرز میں ادا کیا ہے جس کا پڑھنا انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا احباب اس کتاب کو خرید کریں اس میں شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کی امداد بھی ہے قیمت کتاب ۵؍ فی نسخہ ہے

نور الدین ۲۲ - مارچ ملنے کا پتہ

شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم قادیان ضلع گورداسپور

بوٹ سلیپر منگوالیں

تجارت پیشہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر آپکو کلکتہ ساخت ہاف سلیپر بوٹ شوز وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ سے طلب فرمایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ رعایت کو مدنظر رکھا جائیگا علاوہ سلیپر وغیرہ کے اور اشیاء بھی دو پیسہ فی روپیہ کمیشن پر انشاء اللہ بھیج سکینگے۔

ایس محمد یامین و فضل کریم (احمدیان)

کمپنی کارخانہ سلیپر نمبر ۱۳ مچھوا بازار سٹریٹ کلکتہ

تاریخ اسلام

مولفہ منشی غلام قادر صاحب فصیح

تاکہ ناظرین کو واقعات کے سمجھنے میں مدد ملے کتابی صورت میں مذہبی رنگ سے رنگین دیباچہ میں آنحضرت صلعم کا لطیف تذکرہ قیمت ۱؍

جنگ بدر سے فتح عراق تک مشتمل فتوحات شام و مصر چالیس دلچسپ واقعات حجم ۲۸۴ صفحہ قیمت ۱۲؍

فتح عراق سے شہادت حضرت عثمان تک مشتمل فتوحات عراق و افریقہ ۱۶ حیرتناک واقعات حجم ۶۸۴ صفحہ قیمت ۱۲؍

نوٹ یکمشت خریدار سے علاوہ محصولڈاک ۱؍ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے بہت پسند کی ہے اور سفارش کی ہے کہ احباب منگا کر مستفید ہوں +

جیبی حمائل شریف مترجم ۱۳؍ (۱) طول ۵ انچہ عرض ۳۱۳ انچہ (۲) نصف عربی نصف اردو ترجمہ (۳) عربی اور ترجمہ میں آیات کے نمبر سورت وار دئے گئے ہیں (۴) پہلے فہرست آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ شامل کیگئی ہے (۵) لکھائی چھپائی پاکیزہ جلد نفیس عکسی طرز کی (۶) ایسی حمائل شریف ابتک طبع نہیں ہوئی قیمت مجلد اصلی ۱؍ رعایتی ۱۲؍

جیبی اوراد عشرہ مترجم (۱) قرآنی دعائیں (۲) اوراد فتحیہ (۳) دعائے مغنی (۴) دعائے گنج العرش (۵) درود شریف (۶) کبریت احمر (۷) قصیدہ بردہ (۸) قصیدہ غوث اعظم رح (۹) بزرگان دین کی دعائیں (۱۰) متفرق دعائیں قیمت مجلد اصلی ۱؍ رعایتی ۸؍

عمر پاشا ۲ جلدیں حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت مجلد ۱؍ روس و روم کی خونریز لڑائی چوتھی دفعہ طبع ہوکر نکل چکی ہے ۲۰ جلدیں صرف باقی ہیں ۹

محب وطن قیمت ۸؍ | حب وطن استقلال و استقامت کی عکسی تصویر آزادی خواہی کے جذبات زبان شستہ و رفتہ شگفتہ۔

منشی فیض علی مینجر تاریخ اسلام فصیح منزل سیالکوٹ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا پڑوال اور سبل - سرخی - اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۱؍ قسم دوم ۱؍ قسم سوم ۱؍ اصلی ممیرا کی قیمت ۱؍ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ۱؍ فی تولہ ہے - ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں اُن کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے۔ "مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم ورباح دق شیخوخیت وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی - یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قسم اول کی قیمت ۱۲؍ فی تولہ ہے - قسم دوم ۸؍

لنگیاں اور کلاہ } ہر قسم کی لنگیاں مشہدی پشاوری اور بادامی سیاہ اور سفید ماشی اور سوتی - لٹری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت پر مل سکتی ہیں -

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی ایک پیش کرتے ہیں اور قیمت مبلغ ۵؍

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور